اپنی واجب قربانی کرنے کے بجائے والد کی طرف سے نفلی قربانی کرنا

ریفرنس نمبر: JTL-0410
تاریخ: 22-06-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص جو صاحب روزگار اور صاحب نصاب ہے، اس پر قربانی بھی واجب ہے، جبکہ اس کے والد صاحب بزرگ ہیں، جو گھر پر فری ہوتے ہیں اور صاحب نصاب نہ ہونے کی وجہ سے قربانی بھی لازم نہیں ہے، لیکن وہ شخص اپنی قربانی کرنے کے بجائے والد صاحب کی اجازت سے ان کی طرف سے کرتے ہیں کہ یہ گھر کے بڑے ہیں۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ وہ شخص والد صاحب کی طرف سے قربانی کرنے سے بری الذمہ ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مذکورہ صورت میں اس شخص نے جتنی بھی قربانیاں اپنے والد صاحب کی طرف سے کیں، وہ سب اس کے والد صاحب کی طرف سے ہوئیں، لہذا یہ شخص ان قربانیوں کی وجہ سے بری الذمہ نہ ہوا، بلکہ یہ شخص اپنے اوپر قربانی لازم ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے سے گنہگار ہوا، اس پر توبہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ جتنے سال اِس نے اپنی طرف سے واجب قربانی نہیں کی ہر سال کی قربانی کے بدلے ایک لائقِ قربانی بکری کی قیمت صدقہ کرے۔

درمختار میں ہے: ”لا عن زوجتہ وولدہ الکبیر العاقل ولوادی عنھما بلااذن اجزا استحسانا للاذن عادۃ ای لو فی عیالہ والا فلا قسھتانی عن المحیط، فلیحفظ“ ترجمہ: اپنی بیوی اور (اپنے) عاقل بالغ بیٹے کی طرف سے اس پر واجب نہیں اور اگر ان دونوں کی طرف سے اجازت کے بغیر ادا کردے، تو استحسانا، جائز ہے، عادتا اجازت کی بناء پر یعنی جب عاقل بالغ بیٹا اس کی عیال میں شامل ہو، ورنہ

اجازت کے بغیر نہیں، یہ قہستانی نے محیط سے نقل کیا ہے۔ تو اس کو محفوظ کر لو۔

(درمختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، جلد3، صفحہ370، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار میں ہے: ”ترکت التضحیة ومضت ایامھا تصدق غنی بقیمة شاة تجزئ فیھا، ملتقطا“ ترجمہ: قربانی چھوٹ گئی اور قربانی کے دن گزر گئے، تو غنی شخص لائقِ قربانی بکری کی قیمت صدقہ کر دے۔ **(درمختار، کتاب الاضحیہ، جلد9، صفحہ531تا533، مطبوعہ کوئٹہ)**

مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے سوال ہوا کہ ”جس پر قربانی واجب ہے، وہ اگر اپنے لڑکے یا بی بی وغیرہ کے نام سے کرے، تو اس کے ذمہ کا واجب ساقط ہو گا یا نہیں؟ اور یہ قربانی صحیح ہو گی؟“ مفتی صاحب جواباً ارشاد فرماتے ہیں: ”جس پر قربانی واجب ہے اس کو خود اپنے نام سے قربانی کرنی چاہیے، لڑکے یا زوجہ کی طرف سے کرے گا، تو واجب ساقط نہ ہو گا، اپنے نام سے کرنے کے بعد جتنی قربانیاں کرے، مضائقہ نہیں، مگر واجب کو ادا نہ کرنا اور دوسروں کی طرف سے نفل ادا کرنا بہت بڑی غلطی ہے، پھر بھی دوسروں کی طرف سے جو قربانی کی ہو گئی اور ایام نحر (قربانی کے دن) باقی ہوں، تو یہ خود قربانی کرے، گزرنے پر قیمتِ اضحیہ تصدق کرے۔“

(فتاوی امجدیہ، کتاب الاضحیہ، جلد2، حصہ3، صفحہ314، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

22ذو القعدہ1443ھ/22جون2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے